# سورة النساء

## آیات ۱۳۶ - ۱۴۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ
الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ؕ وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا
سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ
غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿١٤٠﴾ۙ
الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَ اِنْ
كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع

# سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

**آیات ۱-۴۳** اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

**آیات ۴۴-۵۷** اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

**آیات ۵۸-۵۹** رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

**آیات ۶۰-۱۱۵** نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

**آیات ۱۱۶-۱۳۴** بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

**آیات ۱۳۵-۱۵۲**

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید، اہل نفاق کی خصوصیات

6

**آیات ۱۵۳-۱۷۵** اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

**آیات ۱۷۶-** آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

## آیات 135 -141
## رکوع ۲۰

### اس رکوع میں ۲ مضمون

- نظام عدل و قسط کا قیام کا حکم ( آیت ۱۳۵)
- نفاق کا مضمون ( باقی رکوع میں تفصیل سے )
  - ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو حقیقی، قلبی ایمان لانے کی دعوت
  - نفاق کا انجام - حقیقی خسارہ ( جہنم میں جانے ) کا باعث
  - ایمان کے معاملے میں غیر سنجیدگی کا انجام
  - عزت و منزلت کا منبع و محور
  - اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کے دین کا استہزاء
  - اہل نفاق کی دو رخے طرزِ عمل اور پالیسیاں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ - ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر

وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ - اور اس کتاب پر جو

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ - اس نے بتدریج اتاری اپنے رسول پر

وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ - اور اس کتاب پر جو

اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ - اتاری اس سے پہلے

نَزَّلَ يُنَزِّلُ ، تَنْزِيْلاً ( II )
اتارنا ( بتدریج )

أَنْزَلَ يُنْزِلُ ، إِنْزَالاً اتارنا ( یکمشت ) ( IVI)

إِنْزَال اور تَنْزِيْل قرآن کریم کے نزول کی دو صورتیں ہیں، قرآن کے نزول کے لیے زیادہ تر لفظ تَنْزِيْل آیا ہے
تَنْزِيْل کے معنی، کسی چیز کا تدریجاً، رفتہ رفتہ، تھوڑا تھوڑا اور نجماً نجماً اتارنا، اس میں تدریج، تعلیم، اہتمام شامل
إِنْزَال کے معنی کوئی چیز دفعتہً یا ایک دم نازل کر دینا۔ یہ لفظ قرآن کے علاوہ دیگر کتب کے لیے آیا ہے جو مکتوب
شکل میں دفعتہً اور جُملتہً واحدۃً دے دی گئیں جبکہ قرآن ۲۳ سال میں تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ -اور جو انکار کرے گا اللہ کا

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ - اور اس کے فرشتوں کا

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ - اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اور آخری دن کا

آخِر - آخری

آخَر - دوسرا (Other)

فَقَدْ ضَلَّ - تو وہ گمراہ ہوا

( ض ل ل )

ضَلَّ يَضِلُّ ، ضَلَالاً گمراہ ہونا، بھٹک جانا

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا - دور کی گمراہی ( میں )

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ
الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس
کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اُس کتاب پر جو اس
سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی
کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک
کر بہت دور نکل گیا

**Believers! Believe in Allah and His Messenger and in the Book He has revealed to His Messenger, and in the Book He revealed before. And whoever disbelieves in Allah, in His angels, in His Books, in His Messengers and in the Last Day, has indeed strayed far away**

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ الۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَ الۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ

## ایمان والوں سے مطالبہ کہ ایمان لاؤ!

- یہ بظاہر عجیب سا اسلوب ہے لیکن یہاں ایمان دو الگ معنوں میں استعمال ہوا ہے
- عربی زبان کا یہ طریقہ ہے کہ فعل کبھی اپنے ابتدائی اور ظاہری معنی میں استعمال ہوتا اور کبھی حقیقی اور کامل معنی میں۔ یہاں " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا " میں " اٰمَنُوۡا "ابتدائی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے بعد "اٰمِنُوۡا" حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے۔
- جب ایمان والے مخاطب ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں اقرار باللّسان والا ایمان حاصل ہے یا انہیں موروثی ایمان حاصل ہے اس کو قانونی ایمان بھی کہا جا سکتا ہے جس کے بعد کوئی شخص مسلمانوں کی جماعت یا امت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ قانوناً مسلمانوں والا معاملہ کیا جاتا ہے
- پھر جو ایمان لانے کو مطالبہ کیا جا رہا ہے (آیت میں مذکور دوسرا ایمان) وہ حقیقی ایمان ہے، سچے دل، پوری سنجیدگی اور خلوص سے ماننا۔ اپنی فکر کو، اپنے مذاق کو، اپنی پسند کو، اپنے رویے اور چلن کو، اپنی دوستی اور دشمنی کو، اپنی سعی و جہد کے مصرف کو بالکل اس عقیدے کے مطابق بنا لینا جس پر انسان ایمان لایا ہو۔ پھر اس ایمان کے نور سے انسان کا باطن اور اس کا قلب منور ہو جاتا ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

## اس مطالبے کے مخاطبین کون ہیں؟

- اس مطالبے کے مخاطبین وہ تمام لوگ ہیں جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں یا موروثاً مسلمان ہیں لیکن حقیقی ایمان کے تقاضے پورے نہیں کرتے (اس میں کمزور ایمان مسلمان بھی ہو سکتے ہیں اور منافقین بھی)

## حقیقی ایمان کا مطالبہ کیوں؟

- اس لیے کہ یہ حقیقی ایمان ہی ہے جو انسان کی شخصیت کو بالکل بدل دیتا ہے (چوں بجاں در رفت جاں دیگر شود)
- انسان کی سوچ ،اس کے رویے، اس کے احساسات ، اس کے محبت و نفرت کے حوالے، اس کے تعلقات کی دنیا ،اس کی پسند و ناپسند اور اس کی زندگی کا ایک ایک عمل، غرضیکہ ہر چیز بدل کے رہ جاتی ہے۔
- اللہ کی ذات پر بے پناہ توکل اور بھروسہ، انتہائی مشکل حالات میں ثابت قدمی، اپنی جان مال اور سب کچھ اللہ کے راہ میں لگا دینا حقیقی ایمان کے بعد اللہ تعالیٰ ان مشکل امور کو آسان فرما دیتا ہے
- جادوگروں کا ایمان لے آنے بعد – ثابت قدمی
- موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے نکلنا - آگے سمندر، پیچھے فرعون کی مسلح فوج ، خود بھی نہتے اور بنی اسرائیل بھی - ایمان کا اظہار (كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ)
- حضرت خنساء رضی اللہ عنھا – ایمان لانے سے پہلے اور بعد - تاریخ میں ایک جگمگاتی مثال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ

- ایمان لانے میں - اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں، انبیاء علیہ السلام اور روز قیامت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ یہ ہدایت کے ارکان اور ایمان کے ہونے کی شرط ہے۔
- اللہ تعالیٰ، رسولوں، ملائکہ، کتب آسمانی اور روزِ آخرت میں سے کسی بھی حقیقت کا انکار، کفر اور ان تمام حقائق کے انکار کی مانند ہے
- شدت اور ضعف کے اعتبار سے گمراہی اور ضلالت کے کئی مراتب اور درجات ہیں۔ ایمانیات میں سے مذکور مندرجہ عناصر میں سے کسی کا انکار انتہائی درجے کی گمراہی ہے (راہ گمراہی میں یہ لوگ اس قدر دور نکل گئے ہیں کہ اب ان کا راہ ہدایت پر آنا ممکن نہیں ہے اور نہ اس بارے میں ان سے امید کی جا سکتی ہے
- الکتاب سے کیا مراد ہے؟
- ایک رائے یہ ہے کہ الکتاب سے جنس کتاب مراد ہے نہ کہ کوئی خاص کتاب، یعنی سب کتابوں پر ایمان لاؤ کہ اپنے اپنے وقتوں میں یہ سب سچی اور برحق کتابیں تھیں۔ اور انسانی ہدایت انہی سے وابستہ تھی۔ مگر قرآن پاک کے نزول کے بعد اب یہ سب منسوخ ہو گئی ہیں۔
- دوسری رائے یہ کہ اس سے مراد توراۃ ہے۔ اور اس کے واحد ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن سے پہلے اصل کتاب الٰہی کی حیثیت در حقیقت توراۃ ہی کو حاصل ہے،

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - بیشک جو لوگ ایمان لائے

ثُمَّ كَفَرُوْا - پھر انھوں نے کفر کیا

ثُمَّ اٰمَنُوْا - پھر ایمان لائے

ثُمَّ كَفَرُوْا - پھر انھوں نے کفر کیا

( ز ي د )

إِزْدَادَ يَزْدَادُ ، اِزْدِيَادًا بڑھنا، زیادہ ہونا ( VIII )

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا - پھر زیادہ ہوئے کفر میں

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ - تو ہرگز نہیں ہے اللہ

لِ – لامِ تعلیل (Lam of Purpose)

لِيَغْفِرَ لَهُمْ - کہ وہ معاف کرے اُن کو

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا - اور نہ (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو راستے کی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾

رہے وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی اُن کو راہ راست دکھائے گا

**Allah will neither forgive nor show the right way to those who believed, and then disbelieved, then believed, and again disbelieved, and thenceforth became ever more intense in their disbelief**

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾

## اہل نفاق میں کفر و ایمان کی کشاکش

- سابقہ آیت میں ایمان کی طرح یہاں کفر سے مراد بھی قانونی کفر نہیں بلکہ حقیقی کفر یا باطنی کفر یا معنوی کفر ہے (جو نفاق کا مظہر ہے)
- اس لحاظ سے اس خطاب کے مصداق بھی سابقہ آیت کے مخاطبین، جنہوں نے ایمان کا دعویٰ کیا لیکن حقیقی ایمان انکے قلب میں نہیں اترا۔ (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ)
- ان لوگوں کے نزدیک دین ایک کھلونے کی طرح محض ایک تفریح ہے جس سے وہ اپنے تخیلات یا اپنی خواہشات کے مطابق کھیلتے رہتے ہیں۔ جب فضائے دماغی میں ایک لہر اٹھی مسلمان ہوگئے' جب دوسری لہر اٹھی کافر بن گئے۔ یا جب فائدہ مسلمان بن جانے میں نظر آیا مسلمان بن گئے اور جب معبود منفعت نے دوسری طرف جلوہ دکھایا تو اس کی پوجا کرنے کے لیے بے تکلف اسی طرف چلے گئے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کے پاس نہ مغفرت ہے نہ ہدایت۔
- اس بنا پر ان کا آخری انجام کفر پہ —ایمان اور اسلام سے مخلص نہ ہونے اور کفر و ایمان کی دھوپ چھاؤں نے انہیں کفر میں آگے بڑھنے میں مدد دی اور یہ کفر ہی میں آگے بڑھ گئے۔ (ایمان کفر کی شراکت برداشت نہیں کرتا) باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾

## قیامِ عدل وانصاف اور اس کی شہادت کے ساتھ ایمان و نفاق کا موضوع !

- ان کے اندر گہرا ربط ہے کیونکہ یہ اس سورۃ کے اصل موضوعات ہیں
- اس سورت کا مرکزی مضمون نگاہ میں رہے :
- جماعت مسلمہ کی اسلامی نظام حیات میں تربیت اور اس کی اجتماعی زندگی سے جاہلیت کے آثار کو مٹانا ، جماعت کے افراد کے نفوس کو بشری فطری کمزوریوں کے مقابلے میں تیار کرنا اور پھر اسے ارد گرد پھیلے ہوئے مشرکین اور منافقین کے ساتھ ہونے والے معرکے کے اندر اتارنا ۔
- اس راستے کی بڑی رکاوٹ نفاق اور نفاق کے رویے ہیں (اس لیے اس سورت میں ان پر سخت گرفت)
- کفر، حقیقت سے ایک حجاب ہے، جب انسان ایمان سے متعارف ہوتا ہے تو حقیقت سے (یہ کفر کا ) پردہ ہٹ جاتا ہے ۔انسانی فطرت اپنے خالق کے ساتھ مربوط ہو جاتی ہے اور روح ایمان کی مٹھاس کو چکھ لیتی ہے لیکن اس کے بعد پھر کفر کی طرف بڑھنا ( قلبی کفر)، اپنے اوپر جہالت کے پردے کو گرا دینا ہے
- جب تک انسانی نفس اللہ کے لیے خالص نہ ہو، وہ مصالح اور مفادات کے دباؤ سے آزاد نہیں ہو سکتا، نہ وہ حرص اور لالچ اور نہ مصلحتوں اور امیدوں سے پاک ہو سکتا ہے عزت نفس ، بلندی، ہمت اور آزادی سے سرشار نہیں ہو سکتا۔ رب کے لیے، اس کے دین کے لیے انفاق و جہاد کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا

یوں نفاق اسلام اور اسلام کو تقاضوں کو پورا کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝١٣٨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ - (آپ) بشارت دے دیں منافقین کو

بَشَّرَ بشارت دینا

بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا - اس کی کہ ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ - (یہ) وہ لوگ (ہیں) جو بناتے ہیں

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا (VIII) پکڑنا، بنانا

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ - کافروں کو کارساز

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مؤمنوں کے علاوہ

( ب غ ي )

اِبْتَغٰى يَبْتَغِي ، اِبْتِغَاءً (VIII) چاہنا، تلاش کرنا

اَ : ہمزہ استفہامیہ - interrogative alif

اَيَبْتَغُوْنَ - کیا یہ لوگ تلاش کرتے ہیں

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ - ان کے پاس عزت کو

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا - تو یقیناً عزت تو اللہ ہی کے لیے ہے کل کی کل

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ﴿۱۳۹﴾

اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنادو کہ اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے
کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں اُن کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے

**Give tidings of painful chastisement to the hypocrites.**

**who take the unbelievers for their allies in preference to the believers. Do they seek honour from them169 whereas honour altogether belongs to Allah alone?**

محمد اقبال

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ ﴿۱۳۹﴾

## منافقین کیلئے دردناک عذاب

- منافقین کا اسلام لانا کسی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے سوائے اسلام اور ایمان کی حقیقت کو جان کر اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جھکا دینے کے
- اسلام کی اجتماعیت میں یہی وہ چیز ہے جو مطلوب نہیں بلکہ یہ تو اس زرِ خالص کا متضاد ہے جو اسلام میں مطلوب ہے اگر کوئی اس کھوٹ کے ساتھ اپنے آپ کو اسلامی نظامِ حیات میں چلانے کی کوشش کرے تو یہ قابلِ قبول نہ ہوگا ۔بلکہ یہی نہیں اس دورخی، دوئی اور نفاق پر اللہ کے ہاں سخت عذاب کی وعید ہے
- الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ... میں خطاب بھی منافقین کو
- ان منافقین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ کفار کے ساتھ بھی دوستی رکھتے تھے اور اس پالیسی پر عمل پیرا تھے کہ Don't keep all your eggs in one basket۔اور ان کا خیال تھا کہ آج اگر ہم سب تعلق ، دوستیاں چھوڑ کر ، یکسو ہو کر مسلمانوں کے ساتھ ہوگئے تو کل کا کیا پتا ؟ اگر کل حالات بدل جائیں ، حالات کا پلڑا کفار کی طرف جھک جائے۔ تو ایسے مشکل وقت میں پھر یہی لوگ کام آئیں
- کفار کی سرپرستی اور دوستی قبول کرنے کی صورت میں ایمان کے دعویدار، منافقین کے زمرے میں شمار ہونگے

### عزت کی طلب - اللہ کے علاوہ دوسروں سے (ائمہ کفر) سے چاہنا

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ - اور وہ ( اللہ ) اتار چکا ہے تم پر

فِى الْكِتٰبِ - کتاب میں

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ - کہ جب کبھی تم سنو

اٰيٰتِ اللّٰهِ -اللہ کی آیات کو

يُكْفَرُ بِهَا - (کہ) انکار کیا جاتا ہو ان کا

وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا - اور مذاق اڑایا جاتا ہو ان کا

فَلَا تَقْعُدُوْا - تو نہ بیٹھو

مَعَهُمْ حَتّٰى - ان کے ساتھ یہاں تک کہ

( ھ ز أ )

اِسْتَهْزَأَ يَسْتَهْزِئُ ، اِسْتِهْزَاءً مذاق اڑانا (X)

قَعَدَ يَقْعُدُ ، قُعُودًا بیٹھنا

يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾

يَخُوْضُوْا - وہ مشغول ہوں

خَاضَ يَخُوْضُ ، خَوْضًا مشغول ہونا، کسی بات میں لگ جانا

اردو میں غور و خوض

فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ - ان کے علاوہ کسی اور بات میں

حَدِيْث بات

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ - یقینا تم لوگ پھر تو ان جیسے ہو گے

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ - بیشک اللہ جمع کرنے والا ہے

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ - منافقین اور کفار کو

فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا - جہنم میں سب کو

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ ﴿۱۴۰﴾

اللہ اِس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفربکا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں اب اگر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو یقین جانو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ جمع کرنے والا ہے

Allah has enjoined upon you in the-Book that when you hear the signs of Allah being rejected and scoffed at, you will not sit with them until they engage in some other talk, or else you will become like them.170 Know well, Allah will gather the hypocrites and the unbelievers in Hell - all together.

وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکۡفَرُ بِہَا وَ یُسۡتَہۡزَاُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَہُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖۤ

## وہ محافل، مجالس اور فورم جہاں آیاتِ الٰہی کا استہزاء اور انکار ہو

- ایسی محافل میں شرکت کرنا حرام کے زمرے میں، جہاں آیات الٰہی کا تمسخر اڑایا جائے اور انکار کیا جائے
- اگر ایک شخص اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود کافروں کی ان صحبتوں میں شریک ہوتا ہے جہاں آیات الٰہی کے خلاف کفر بکا جاتا ہے، اور ٹھنڈے دل سے ان لوگوں کو خدا اور رسول کا مذاق اڑاتے ہوئے سنتا ہے، تو اس میں اور ان کافروں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔
- اس سے پہلے سورۃ الانعام (آیت ٦٨) میں یہ حکم آچکا اور اس آیت میں اسی حکم کا حوالہ دیا گیا ہے:

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (٦/٦٨) اور اے محمدؐ! جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو

- یہ ایمانی غیرت اور حمیت کو کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ کسی محفل میں اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے خلاف ہرزہ سرائی ہو اور کوئی ایمان والا وہاں چپ چاپ بیٹھا سنتا رہے، البتہ غیر مسلموں کے ساتھ مکالمہ، مباحثہ، یا مناظرہ دوسرے زمرے کی چیز ہے

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ - وہ لوگ جو انتظار کرتے ہیں تمہارے بارے (ر ب ص)

تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ ، تَرَبُّصًا انتظار کرنا، گھات لگانا (V)

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ - کہ اگر ہو تمہارے لیے

فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ - کوئی فتح (غلبہ) اللہ کی طرف سے

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ - تو وہ کہتے ہیں کیا ہم نہیں تھے تمہارے ساتھ

وَاِنْ كَانَ - اور اگر ہوتا ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ - کافروں کے لیے کوئی حصہ

فَتْح اور نَصِيْبٌ کا استعمال - فرق؟

قَالُوْٓا اَلَمْ - تو کہتے ہیں کیا نہیں

اَ : ہمزہ استفہامیہ - interrogative alif

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ - ہم غالب آئے تم پر

اِستَحْوَذَ (X) غالب آنا، تسلط پالینا

وَنَمۡنَعۡكُمۡ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ؕ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ وَلَنۡ يَّجۡعَلَ اللّٰهُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ سَبِيۡلًا ؒ ۱۴۱

وَنَمۡنَعۡكُمۡ - اور ہم نے منع کیا (بچایا) تم کو

مَنَعَ يَمْنَعُ ، مَنْعًا باز رکھنا، منع کرنا، بچانا

مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - مومنین سے

فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ - پس اللہ فیصلہ کردے گا تمہارے درمیان

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

وَلَنۡ يَّجۡعَلَ اللّٰهُ - اور ہرگز نہیں بنائے گا اللہ

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلاً بنانا

لِلۡكٰفِرِيۡنَ - کافروں کے لیے

عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - مؤمنوں پر

سَبِيۡلًا - کوئی سبیل (غالب آنے کی)

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ
يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾

یہ منافق تمہارے معاملہ میں انتظار کر رہے ہیں (کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے) اگر اللہ کی طرف سے فتح تمہاری ہوئی تو آ کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اگر کافروں کا پلہ بھاری رہا تو اُن سے کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور پھر بھی ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا؟ بس اللہ ہی تمہارے اور ان کے معاملہ کا فیصلہ قیامت کے روز کرے گا اور (اس فیصلہ میں) اللہ نے کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کی ہرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے

**These hypocrites watch you closely: if victory is granted to you by Allah, they will say: 'Were we not with you?' And were the unbelievers to gain the upper hand, they will say: 'Did we not have mastery over you, and yet we protected you from the believers? It is Allah Who will judge between you on the Day of Resurrection, and He will not allow the unbelievers, in any way, to gain advantage over the believers**

الَّذِيۡنَ يَتَرَبَّصُوۡنَ بِكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ كَانَ لَـكُمۡ فَتۡحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَكُنۡ مَّعَكُمۡ ۖ وَاِنۡ كَانَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نَصِيۡبٌ ۙ

## منافقین کے کردار کی مزید تفصیل

- یہ منافقین کے دو طرف ساز باز کے متعلق ہے
- یہ منافقین، مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو فائدے حاصل کر سکتے ہیں ان کو اپنے زبانی اقرار اور دائرہ اسلام میں برائے نام شمولیت کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہیں۔(جیسے یہ منافقین مسلمانوں کی فتح کے وقت اپنے آپ کو بڑھ چڑھ کر ان کا مددگار جتلاتے ہیں)
- اور جو فائدے کافر ہونے کی حیثیت سے حاصل ہونے ممکن ہیں ان کی خاطر یہ کفار سے جا کر ملتے ہیں انہیں ہر طریقے سے یقین دلاتے ہیں کہ ہم کوئی "متعصب مسلمان" نہیں ہیں، نام کا تعلق مسلمانوں سے ضرور ہے مگر ہماری دلچسپیاں اور وفاداریاں تمہارے ساتھ ہیں، فکر و تہذیب اور مذاق کے لحاظ سے ہر طرح کی موافقت تمہارے ساتھ ہے، اور کفر و اسلام کی کشمکش میں ہمارا وزن جب پڑے گا تمہارے ہی پلڑے میں پڑے گا۔
- ان کی دوستیاں اور ان کے معاشرتی تعلقات دنیا تک رسائی اور ذاتی مفادات حاصل کرنے کیلئے ہوتے ہیں
- مسلمانوں کیلئے منافقین کی مکاریوں اور چالبازیوں کے مقابلے میں ہوشیار رہنا لازمی ہے۔
- اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے کفار کے کسی غلبے کی راہ نہیں روا رکھتا (اسی لیے کفر کی حکومت اور ولایت قبول کرنا بھی جائز نہیں)
- ایسا ہر قسم کا (سیاسی، فوجی، اقتصادی اور ثقافتی) معاہدہ بھی جائز نہیں ہے جو کفار کے غلبے کا باعث بنے

# آیات 135 -141
# رکوع ۲۰

## اس رکوع میں ۲ مضمون

- ☜ نظام عدل و قسط کا قیام کا حکم (آیت ۱۳۵)
- ☜ نفاق کا مضمون (باقی رکوع میں تفصیل سے)
  - ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو حقیقی، قلبی ایمان لانے کی دعوت
  - نفاق کا انجام - حقیقی خسارہ (جہنم میں جانے) کا باعث
  - ایمان کے معاملے میں غیر سنجیدگی کا انجام
  - عزت و منزلت کا منبع و محور
  - اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کے دین کا استہزاء
  - اہل نفاق کی دو رخے طرزِ عمل اور پالیسیاں

# اضافی مواد

# Reference Material

# قرآن مجید کے نزول مراحل

## پہلا نزول

- نزول کے پہلے مرحلے میں قرآن مجید لوحِ محفوظ پر اتارا گیا (یا لکھا گیا) بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۔ (البروج:۲۱۔۲۲)
- اس نزول کی کیا کیفیات تھیں؟اس بارے میں قرآن و حدیث دونوں خاموش ہیں۔یہ سب غیبی امور ہیں۔ البتہ علماء نے اس نزول کو بھی انزال کہا ہے یعنی قرآن مجید لوح محفوظ میں ایک ہی دفعہ اکٹھا نازل کیا گیا

## دوسرا نزول

- نزول کے اس مرحلے میں قرآن مجید کو لوح محفوظ سے "آسمان دنیا" میں موجود بیت العزت میں منتقل کیا گیا
- حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرا نزول لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے ایک مقام "بیت عزت" پر ہوا جسے "بیت المعمور" بھی کہا جاتا ہے جو کعبۃ اللہ کے متوازی آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ ہے۔ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (75) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (76) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (77) فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (78) لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (79) پس نہیں! میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مواقع کی، اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم ہے بہت بڑی۔ بے شک قرآن ہے بلند پایہ، ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے مطہرین کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔ (الواقعہ)

# قرآن مجید کے نزول مراحل

- یہ مقام جس کا ذکر سورۃ الواقعہ میں ہے لوح محفوظ نہیں ہو سکتا کہ اس تک فرشتوں کی رسائی نہیں ہے اور یہاں فرشتوں کی رسائی کی بات کی گئی ہے پھر ستاروں کے مواقع کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں آسمان دنیا مراد ہے۔اور ماہ رمضان کی مبارک شب قدر میں اسے یہاں بیک وقت اتارا گیا ہے۔
- قرآنِ کریم کو لوح محفوظ سے شب قدر میں بھی یکبارگی اتارا گیا (گویا یہ بھی " اِنزال" ہے )

## تیسرا نزول

- نزول کے اس مرحلے میں جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کو آسمان دنیا (بیت العزت ) سے تھوڑا تھوڑا کرکے اوامر ونواہی اور اسباب لے کر ۲۲ سال سے کچھ اوپر عرصے میں لے کے آتے رہے آپ ﷺ کے قلبِ مبارک پر (نزولِ قرآن کا یہ مرحلہ " تنزیل" ہے )
- نزول قرآن کے اس مرحلے کا آغاز صحیح روایات کے مطابق رمضان میں اس وقت ہوا جب نبی اکرم ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ جس رات اس نزول کا آغاز ہوا وہ شب قدر تھی (رمضان کی رات )
- قرآن حکیم کا زمانۂ نزول ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء تک ۲۲ برس پر مشتمل ہے. قمری حساب سے یہ ۲۳ برس بنتے ہیں

# قرآن کریم کے تدریجی نزول کی حکمت

- دیگر آسمانی کتابوں کے برخلاف قرآنِ کریم کو ایک دفعہ نازل کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا نازل کیا گیا، اس کی حکمت کو د اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے

☜ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰۶) اور ہم نے قرآن کو ٹکڑوں میں منقسم کر دیا تاکہ آپ تھوڑا تھوڑا کر کے اور وقفہ وقفہ سے لوگوں کو سناتے رہیں اور ہم نے اسے بتدریج اتارا

لوگوں کے تحمل کی خاطر تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا تاکہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھیں، اس پر غور کریں اور اسے حرزِ جان بنائیں اور اسی کے مطابق ان کے ذہن و فکر کی سطح بلند ہو

☜ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا (سورۃ الفرقان آیت ۳۲) - منکرین کہتے ہیں، اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہ اتار دیا گیا؟ ہاں، ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کو ہم اچھی طرح آپؐ کے ذہن نشین کرتے رہیں اور اس کو ہم نے بغرضِ ترتیل تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے۔ اور (اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ) جب کبھی وہ آپ کے سامنے کوئی نرالی بات (یا عجیب سوال) لے کر آئے، اُس کا ٹھیک جواب بروقت ہم نے آپ کو دے دیا اور بہترین طریقے سے بات کھول دی

# قرآن کریم کے تدریجی نزول کی حکمت

- وقت مناسب تھا جس وقت وہ سوالات کئے گئے یا وہ واقعات پیش آئے۔
- قرآن کی عظمت کا تقاضا تھا کہ اسے یک بارگی نازل کرنے کے بجائے مختلف مراحل میں نازل کیا جائے۔
- اگر سارا قرآن ایک مرتبہ نازل ہو گیا ہوتا تو اس کا یاد رکھنا اور ضبط کرنا دشوار ہوتا۔
- اگر پورا قرآن ایک دفعہ میں نازل ہو جاتا تو تمام احکام کی پابندی فوراً لازم ہو جاتی اور یہ اس حکیمانہ تدریج کے خلاف ہوتا جو شریعت محمدی میں ملحوظ رہی ہے۔
- حضور اکرم ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے ہر روز نئی اذیتیں برداشت کرنی پڑتی تھی، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بار بار قرآن کریم لے کر آنا، ان اذیتوں کے مقابلے کو آسان بنا دیتا تھا اور آپ کی تقویتِ قلب کا سبب بنتا تھا۔
- قرآن کریم کا ایک حصہ لوگوں کے سوالات کے جواب اور مختلف واقعات سے متعلق ہے۔ اس لئے ان آیتوں کا نزول اسی